مسلماں جنّت و کوثر سے بڑھ کر
دلِ بیدار و چشمِ تر کو سمجھا

سراپا حسنِ لامحدود ہے تو
حیاتِ عشق کا مقصود ہے تو

وہی چشم و چراغِ زندگی ہے — کہ جس کو روشنی تجھ سے ملی ہے
مکمل امتزاجِ دین و دنیا — یہ مشکل تجھ سے آساں ہو گئی ہے
حقیقت ماورائے خیر و شر ہے — کہ خیر و شر لباسِ آدمی ہے
سراپا درد جس کی زندگی ہو — وہ شایانِ حیاتِ سرمدی ہے
محبت، حسنِ خاصانِ خدا کا — محبت، جلوۂ پیغمبری ہے
محبت بے غرض سب سے محبت — تری تعلیم کا حاصل یہی ہے
جسے پاسِ حقوقِ آدمی ہو — وہی راز آشنائے بندگی ہے
جسے قابو رہا دست و زباں پر — حضورِ حق مسلماں بھی وہی ہے
نہیں کچھ اسود و احمر پہ موقوف — مکرم ہے وہی جو متقی ہے
جسے آرام کی خو ہو وہ محتاج — جو ہے دل دادۂ محنت غنی ہے
جسے کہتے ہیں تقدیرِ الٰہی — وہی حسنِ عمل کا نام بھی ہے
خدا کا آسرا ایمانِ روشن — توکل خلق پر شرکِ جلی ہے
بہت کھوئے گئے راہِ طلب میں — فروغِ ترک سے منزل ملی ہے
جسے کوئی تمنا ہو نہ حسرت — حریمِ ناز کے قابل وہی ہے
قرارِ جاں ہو ذکر و فکر جس کو — وہی درد آشنا مردِ ولی ہے
بہ ہر صورت زمیں کی بادشاہی — عبادِ حق کے قدموں پر جھکی ہے
جسے معروف و منکر کا رہا ہوش — وہ شایانِ خودی و بیخودی ہے
محبت بے غرض سب سے محبت — تری تعلیم کا حاصل یہی ہے